

نورافشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلا محصول — قیمت سالیانہ مع محصول

نمبر ۵۰ - جلد ۹ - لودیانہ ۱۵ دسمبر ۱۸۸۱ء - قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستۂ اخبارات

امیر کابل سے تمام باشندے شہر کابل کے خوش ہیں = میر بچہ ابھی تک امیر کے ہاتھ نہیں آیا ہے = تجویز درپیش ہے کہ جنگ میں فوج کو نشہ نہ پلایا جاوے = حضور قیصر ہند کو ۳ لاکھ ۵ ہزار روپیہ ماہوار ملتے ہیں = پنجاب میں قانونی امتحان ۲۷ فروری تک ملتوی کیا گیا = داؤد خان کو امیر کابل نے ہاتھی سے کچلوا دیا = روس کی گورنمنٹ سال آیندہ میں آمدنی کی نسبت ۲ کروڑ روپیہ زیادہ خرچ کریگی = بڑودہ کے رزیڈنٹ صاحب ۲ جنوری ۱۸۸۲ کو اپنے عہدہ سے علیحدہ ہونگے = میاں گل اور اُن کے چھوٹے بھائی میں اَن بن ہو رہی ہے = ایوب خان اب مشہد کو چلا گیا ہے = ہندوستان کے ذمہ ایک ارب ۸۰ کروڑ روپیہ ہے = غلام محمد خان قندھاری کو امیر کابل نے قید کر لیا ہے = آیرلینڈ میں فساد بڑھتا جاتا ہے = روسی

ایران کیطرف بڑھتے چلے آتے ہیں = فرانس کی ۱۵ ہزار فوج ٹیونس میں بیمار پڑی ہے = افواہ ہے کہ جناب مسٹر گلیڈسٹون صاحب ملازمت سرکاری سے استعفا دینے والے ہیں = قندھار میں اب کوئی واردات وقوع میں نہیں آتی ہے = نواح قندھار میں امیر کابل کے برخلاف منصوبے ہو رہے ہیں - جلال آباد کا حاکم مفسدوں کی سرکوبی میں سرگرم ہے = علی مسجد سے ایک دستہ فوج کا کابل کو روانہ ہوا ہے = چین اور روس میں شاید بہت جلد جنگ ہوگا = برہما میں سرکار انگریزی کی طرف سے ایک سفیر گیا ہے = افغانستان کے شمالی سردار امیر سے ناراض ہیں = سلطان زنجبار کا بڑا فرزند فوت ہو گیا ہے = خدیو مصر نے سلطان روم کو لکھ بھیجا ہے کہ میں اب تمہاری تابعداری نہ کرونگا = یونان نے روم کو لکھا ہے کہ اگر ہمارا اڈا اگنی نہ قسطنطنیہ سے اٹھا دیا جائیگا تو تمام شرائط عہد نامہ کی مسترد ہو جاوینگی = سکندریہ کا ایک اخبار خدیو مصر نے بند کر دیا ہے اسپر قاہرہ میں بڑا جوش ہو رہا ہے = تینسی تال

کا کتب خانہ معہ ٹون ہال کے جل گیا ہے = لاہور کی نمائش میں ابکے کسی دیسی راجہ کو نہیں بلایا جائیگا = ملتان کی پولیس کا انسپکٹر ایک یورپین قرار پایا ہے = پشاور میں ایک سنتری نے رات کو میجر ڈکسن صاحب کو گولی ماری = گاؤ کشی پر دنیاپور میں ہندو اور مسلمانوں کے درمیان فساد ہو پڑا = جانڈن صاحب کو زولوؤں کا سردار بنایا گیا ہے = سلطان روم دھمکی دے رہا ہے کہ میں قسطنطنیہ سے تمام یورپین ڈاکخانے ضرور بند کر دونگا = لنڈن کے اجلاس پارلیمنٹ میں سر جارج کیمبل صاحب نے ویسرائے سابق کے برخلاف تقریر کی ہے = نمایشگاہ لاہور ۲۴ دسمبر سے ۲۴ جنوری تک کھلی رہیگی = جاپان والے چین کی اطاعت کرتے جاتے ہیں اور خوش ہیں = بلگیریہ کے عیسائیوں پر آجکل سخت ظلم ہو رہا ہے = ملکہ کے شریف نے اب صاف طور سے کہدیا ہے کہ اسلام کا خلیفہ میں ہوں = عرب میں آجکل ہیضہ کی بیماری زور ہو رہا ہے = اخبار الجوائب سلطان نے پھر جاری کر دیا ہے = پنجاب کے رؤسا کو گورنمنٹ پنجاب نے

نور افشاں

— صاحب صادق الاخبار فرماتے ہیں کہ مصر نے بھی سلطان روم کو جواب دیدیا۔ سن ساٹھ ہجری میں جبکہ خاص اصحاب زادوں نے جناب امام حسین علیہ اسلام کو شہید کرکے حضرت خاتم الانبیا علیہ التحیہ والثنا کو تاراج کیا تو اب تیرھویں صدی میں حضرت خدیو مصر کا اپنے مخدوم مطاع سلطان ٹرکی سے بگڑ جانا کتنی بڑی بات ہے۔ لو مسلمانوں مژدہ باد۔ اسلام کا خدا حافظ ہے۔ دلجمعی سے اپنے اپنے گھروں میں بیٹھو +

اگر یہہ تصور کیا جائے کہ اسلام خلافت سلطان روم پر منحصر ہے تو ضرور اہل اسلام دلجمعی سے اپنے اپنے گھروں میں بیٹھے رہینگے کیونکہ آجکل تمام اہل عرب سلطان روم کی خلافت سے ناراض ہیں اور اسپر نہ صرف عرب میں بلکہ تمام رومی ایشیائی اطراف کے لوگ مفسد ہونیکو تیار ہیں۔ جیساکہ اسلام کے شروع میں اکثر اس بات سے قایل تھے کہ خلافت خاندانی نہیں ہے بلکہ قوم کی پسند سے ہوتی ہے سو صدی حال میں بھی کوئی حسن یا حسین اپنے خاندان کے لئے خلافت کا دعوی کرے تو معلوم ہوتا ہے کہ انکو شہید کرنیکے لئے کوئی یزید بھی ظاہر ہو جائیگا۔ حقیقت میں اسلام کی حالت نہایت ابتر ہو رہی ہے۔ کیونکہ جو خلافت اسلام روم قایم رہے تو سلطنت اسلامیہ کو بہت جلد زوال آئیگا۔ اور جو خلافت کی بابت فساد ہووے تو دین اسلام کا زوال ہے +

— اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ مطبوعہ ۴ دسمبر میں ایک برہمو کی چٹھی سے چند فقرات درج ہیں۔ اور یہہ فقرات جو اسمیں درج ہوئے ہیں کہ جنسے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ برہمو کوئی مسیح ہوگا۔ چنانچہ لکھا ہے کہ ۹ دسمبر کو میڈیکل کالج کے طلبہ جنکی تعداد ۱۷ تھی جنمیں ہندو اور مسلمان اور سکھہ بھی داخل ہیں سب کے سب اپنے گروہ و پیر و پیمبر اور ماں باپ دادا ونکا دھرم چھوڑکر برہمو سماج میں داخل ہوگئے اور جناب ڈاکٹر براون صاحب کو مبارکباد دیتے ہیں کہ کالج مذکور میں ایسے دیندار و خدا پرست طالب علم ہیں۔ اور لکھتے ہیں کہ اسیطرح اس تہمت کیواسطے کہ اس کالج کے طالب علم اکثر دہریہ فاسق و کافر و فطرتی وغیرہ ہوتے ہیں کامل جواب ہوگا۔ مگر صاحب موصوف سے دریافت کرتے ہیں کہ آیا یہہ سب ہوش میں ہیں کہ نہیں اور اگر ہوش میں نہوں تو آئندہ ہماری کیواسطے مشکل ہے +

ہم خیال کرتے ہیں کہ جناب ڈاکٹر براون صاحب کو چاہیئے کہ کارسپانڈنٹ اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ کے دماغ کو ملاحظہ فرماویں اور دیکھیں کہ انمیں کچھہ فتور تو نہیں آگیا۔ اس امتحان میں طلبہ میڈیکل کالج کے اعداد بھی دیکھتے ہیں +

— صاحب اخبار لکھنو وٹنیس اخبار ہندو پیٹریٹ کو مندرجہ ذیل ہدایت کرتے ہیں۔ یعنے کہ جسوقت اہل ہنود داخل برہمو سماج کمال خودبینی و خودپسندی کے ساتھہ عیسائی پادریوں کو درباب عقاید دین عیسوی و طریقہ زندگی اہل عیسوی کے سمجھاتے ہیں تو ہمکو ہنسی آتی ہے۔ تھوڑے دن ہوئے کہ ایڈیٹر ہندو پیٹریٹ نے درباب منادی بازار شہر کلکتہ کے تحریر کیا تھا اور ان پادریوں کے حقمیں جنہوں نے انکے منصوبوں کو کہ جنسے بازار کی منادی بند کیجاتی توڑ پھوڑ دئے تھے فرماتے ہیں کہ ان پادریانہ جنگاریوں نے اس بحث کے شروع سے آخر تک ایسا مزاج دکھلایا کہ جس سے ہمکو کہنا پڑتا ہے کہ عیسائی حلیمی پر افسوس اسکی منادی تو کرتے ہیں پر عمل کہاں۔ ہاں پطرس اور یوحنا رسول پر افسوس جنہوں نے یروشلم کے بازاروں میں اگرچہ شہر کے حاکموں نے بند کیا تھا منادی کرنا نہ چھوڑا۔ اسکا شکر دے ایڈیٹر صاحب ہندو پیٹریٹ کے قدم پر بیٹھنے نہ پائے۔ اگر مسیح کے بغیر ایڈیٹر ہندو پیٹریٹ سے تعلیم پاتے تو شہر یروشلم میں عیسائی حلیمی دکھلاتے +

صاحب ایڈیٹر اخبار ہندو پیٹریٹ کے خیالات کے مطابق بہت لوگ حلیمی کے بارے میں خیال کرتے ہیں یعنے کہ ایسے لوگونکے نزدیک وہ شخص حلیم ہوتا ہے جو کہ انکا سامنا نکرے اور انکے واہیات کو ظاہر نکرے مگر انجیل کی تعلیم کے مطابق حلیمی شجاعت۔ اور بہادری کے مخالف نہیں ہے۔ ہاں اتنی بات ہے کہ حلیم شخص زود رنج نہیں ہوتا ہے مگر یہہ نہیں کہ وہ رنجیدہ نہو۔ ایک غصہ انجیل کے برخلاف ہے یعنے کہ بے سبب غصہ کرنا۔ یا زود رنج ہونا۔ مگر ایک غصہ دینداری میں شامل ہے یعنے کہ برائی اور جھوٹ اور ظلم سے ناراض ہو جانا۔ پس جو کوئی آدمی باقانون اپنی حقوق پر دعوی کرتا ہے وہ حلیمی سے برخلاف نہیں ہو سکتا ہے۔ ایڈیٹر صاحب مذکور حقیقی عیسائی حلیمی سے واقفیت نہیں رکھتے ہیں ورنہ مقصود پادریوں کے کام کو جترائی سے نہ روکتے +

— تار برقی مورخہ ۱۰ دسمبر آمدہ وینا سے معلوم ہوا کہ ایک تماشہ گاہ میں جسوقت لوگ جمع ہوکر تماشہ کو دیکھتے تھے یکایک آگ لگ گئی جس کے صدمہ سے ۹۰۰ آدمی جلکر مرگئے +

اس ہولناک حالت پر حیرت آتی ہے۔ مگر تو بھی غور سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے زیادہ حیرتناک حالت روز بروز وقوع میں آتی جاتی ہیں۔ یعنے ہزارہا جانیں جو اس دنیا کے تماشے میں مصروف ہیں اچانک مرتی جاتی ہیں۔ اور اکثر ہلاکت کو پہونچتے ہیں۔ ہائے افسوس کہ وے نجات کی پناہ سے کسقدر غافل ہیں۔ کیا وے ۹۰۰ آدمی جو جل گئے اور لوگوں سے زیادہ گنہگار تھے۔ نہیں۔ اے ناظرین نہیں۔ مگر جو تم اپنے گناہ سے توبہ نکرو اسیطرح ہلاک ہوگے +

بقیہ تم مسیح کے حق میں کیا گمان کرتے ہو

چوتھا باب

اس بیان میں کہ مسیح کی بابت رسولوں نے کیا گمان کیا

پس ہم نے ایک نہایت ضعیف اور نامعقول اعتراض کے جواب دینے کے لئے جو بعضے وقت اس آیت پر پیش کیا جاتا ہے اس عبارت کو مفصل نقل کیا ہے۔ اکثر یونٹیرین توما کے صاف اقرار کے حق میں کہتے ہیں کہ یہہ صرف کلمہ تعجب کا تھا جو کہ اگر کسی سے تو خدا باپ سے کہا گیا۔ اپنے مطلب کی نظیر میں وہ اُن کلمات تعجب کی طرف اشارہ کرتے ہیں جو لوگوں کے منہہ سے بارہا نکلتے ہیں مثلاً سبحان اللہ اللہ اکبر وغیرہ۔ اب علاوہ اسکے کہ یہہ گمان بالکل فرضی ہے جس کے ایجاد کے لئے اس مسئلے پر بے اعتقادی پہلے ضرور تھی آیت مذکورہ میں اُسکی بطالت کا قطعی ثبوت پایا جاتا ہے۔ اوّل غور کیجئے کہ سب سے پہلے جب توما نے وہ عجیب الفاظ استعمال کئے تو کس کیطرف خطاب کیا۔ یونٹیرین کہتے ہیں کہ وہ باپ کیطرف مخاطب ہوا لیکن برخلاف اسکے آیت میں یوں لکھا ہے کہ توما نے جواب دیکر اُس سے کہا۔ بلاشبہ لفظ اُس عیسیٰ کیطرف راجع ہوتا ہے جس نے توما کو اپنی طرف متوجہ کیا۔ دوم عیسیٰ کے جواب پر غور کیجئے کہ توما اس لئے کہ تو نے مجھے دیکھا ہے ایمان لایا ہے۔ فرمائیے کس بات پر ایمان لایا۔ ظاہر اُس بات پر جسکا اقرار کیا تھا۔ پس عیسیٰ توما کے ایمان کے اقرار کو جو اُس سے مخاطب ہوا صریحاً قبول کرتا ہے اگرچہ وہ ملایمت سے اسکی سستی پر ملامت کرتا ہے۔ آخرکار یہہ گمان کہ توما نے یہودیوں کی طرح خدا کا نام صرف بطور کلمات تعجب کے استعمال کیا بالکل خلاف قیاس ہے۔ ہر ایک شخص جانتا ہے کہ یہودی ترسان ولرزان ہو کر خدا کے نام کی تعظیم کرتے ہیں۔ باوجودیکہ بہتیرے جو اقرار کرتے اور اپنے تئیں عیسائی کہلاتے ہیں ایسے الفاظ کو استعمال میں لاتے ہیں تو بھی کوئی دیندار یہودی (اور توما ایک دیندار یہودی تھا) ایسے عظیم الفاظ مذکورہ کو بطور کلمہ تعجب کے اپنی زبان پر نہیں لا سکتا +

اب ہم پولوس رسول کی شہادت کی طرف متوجہ ہوتے ہیں جب ہم اس عجیب شخص کی کیفیت پر لحاظ کریں تو ناممکن ہے کہ ہم بلا تامل اُن باتوں کو سُنیں جو وہ اس مضمون کے حق میں بیان فرماتا ہے جب ہم دیکھیں کہ وہ کیسی کمالیت اور صفائی اور جوش سے عیسیٰ کی الٰہی تعظیم کرتا تھا تو ہمیں کبھی نہ بھولنا چاہئے کہ یہہ شخص پہلے مسیح اور اسکی کلیسیا کا سب سے سخت دشمن تھا اور مثل ایک ناپاک فریبی کے اُس ناصری مصلوب سے نفرت کرتا تھا اور اُسکے پیرؤں کے برخلاف دھمکی اور قتل کا دم مارتا اور اُن کے پاک خون میں اپنے ہاتھوں کو رنگا کرتا تھا۔ اس شخص کی نسبت ہم دلیرانہ کہہ سکتے ہیں کہ عیسیٰ کے دعووں پر اُس کے دل میں آگے سے نہ کچھ ہمدردی نہ طرفداری نہ دلی شوق تھا تمام اُس کے پہلے خیالات اعتقاد اور اطوار اُن دعووں سے بہت مختلف تھے۔ پس اسکے عیسائی ہونے سے از روے منطق صرف یہہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ اُسنے اُن دعووں کی سچائی کا ایسا کامل اور قوی ثبوت پالیا تھا کہ وہ اُس کی تاثیر سے پھر مقابلہ نہ کر سکا اور وہ حلیم و مطیع و شرمندہ اور قایل ہو کر عیسیٰ کے قدموں پر جس کو اُسنے آگے حقیر جانا تھا گر پڑا اور آیندہ کو تمام اپنی عقل و طاقت کو اُسکی خدمت میں صرف کیا اور آخرش اپنی جان مسیح کی خاطر دیکر اُن تعلیموں پر جو اُسنے سکھائیں اپنے خون سے مہر لگائی۔ اب سُنئے کہ وہ اپنے خداوند کے حق میں کیا یقین کرتا اور سکھاتا تھا +

پولوس رسول انجیل کے چودہ خطوں کا مصنف ہے۔ اُس کے ہر ایک خط میں مسئلہ الوہیت مسیح ہر جگہہ پایا جاتا ہے۔ اتنا ہی کافی ہے کہ اُس مسئلے کے ٹھیک اور اصلی بیانات سے جو رسول کے نوشتوں کی سلک میں مثل موتی کے پروئے ہوئے ہیں کسی ایک کو انتخاب کریں۔ ناظرین غور سے پڑھئے اور صدق دل سے آیات ذیل کو تول کر بتلائیے کہ اگر اُنسے یہہ مراد نہیں ہے کہ عیسیٰ مسیح قادر مطلق اور ابدی خدا ہے تو اور کیا ہے۔ آیات یہہ ہیں۔ مسیح آیا جو سب کا خدا ہمیشہ مبارک ہے آمین۔ رومیوں کا خط ۹ باب ۵ آیت۔ وہ (یعنے مسیح) اندیکھے خدا کی صورت اور وہ ساری خلقت کا پلوٹھا ہے کیونکہ اُس سے ساری چیزیں جو آسمان اور زمین پر ہیں دیکھی اور اندیکھی کیا تخت کیا خاوندیاں کیا ریاستیں کیا مختاریاں پیدا کی گئیں ساری چیزیں اُس سے اور اُس کے لئے پیدا ہوئیں اور وہ سب سے آگے اور اُس سے ساری چیزیں بحال رہتی ہیں خط کلسیوں کو پہلا باب ۱۶ و ۱۷ آیات + کیونکہ الوہیت کا سارا کمال اُسمیں (یعنے مسیح میں) مجسم ہے خط کلسیوں کو ۲ باب ۹ آیت + پس تمہارا مزاج وہی ہووے جو یسوع مسیح کا تھا کہ اُسنے خدا کی صورت میں ہو کے خدا کے برابر ہونا غنیمت نہ جانا خط فلپیوں کو ۲ باب ۵ و ۶ آیات۔ اور اُسی مبارک اُمید اور بزرگ خدا اور اپنے بچانیوالے یسوع مسیح کے ظہور جلیل کی راہ تکیں۔ طیطس کا خط دوسرا ۱۳ آیت۔ خدا جسم میں ظاہر ہوا۔ پہلا تمطاؤس کو ۳ باب ۱۶ آیت۔ اس آخری زمانے میں ہم سے بیٹے کی معرفت بولا جسکو

+ یعنے عیسائیوں کا وہ فرقہ جو عیسیٰ کو سب نبیوں سے افضل ماننے مگر اُسکی الوہیت کے منکر ہیں۔ نوٹ مترجم

اُسنے ساری چیزوں کا وارث ٹھہرایا اور جسکے وسیلے اُسنے عالم بنائے وہ اُسکے جلال کی رونق اور اُسکی ماہیت کا نقش ہے سب کچھ اپنی ہی قدرت کے کلام سے سنبھالتا ہے وہ آپ سے ہمارے گناہوں کو پاک کر کے بلند آسمان پر جناب عالی کے داہنے جا بیٹھا خط عبرانیوں کو پہلا باب ۲ و ۳ آیات۔ کیونکہ ہم سب مسیح کے تخت عدالت کے آگے حاضر کئے جائینگے چنانچہ یہہ لکھا ہے کہ خداوند کہتا ہے کہ اپنی حیات کی قسم ہر ایک گھٹنا میرے آگے جھکیگا خط رومیوں کو ۱۴ باب ۱۰ و ۱۱ آیات +

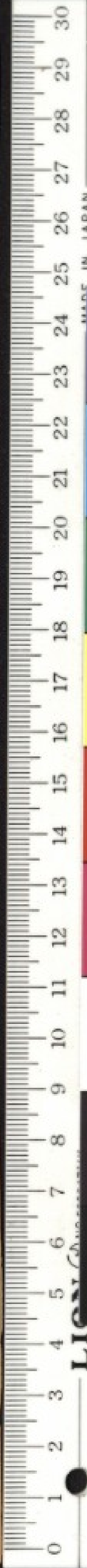
یہہ آخری آیات خاصکر قابل غور ہے۔ اوّلاً یہہ صاف ظاہر ہے کہ رسول مسیح کو تمام آدم زاد پر قیامت کا حاکم قرار دیتا ہے جیسا کہ پہلی آیت میں اُسنے اُسکو آسمان اور زمین کی تمام چیزوں کا خالق بیان کیا ہے۔ دیکھو کلسیوں کا پہلا باب ۱۵ و ۱۷ آیات دوم یہہ بڑی بات قابل غور ہے کہ وہ پرانے عہدنامے کا اقتباس ہے۔ جسمیں وہ جو حاکم مذکور ہوا وہی ہے جو آیت مقتبسہ میں متکلم ہے۔ اب واضح رہے کہ رسول نے یہہ دلچسپ باتیں یسعیاہ نبی کی کتاب کے ۴۵ باب کی ۲۲ و ۲۳ آیات سے اقتباس کی ہیں اور وہ ایک فصیح اور مہیب آیت مندرجہ ذیل میں پائی جاتی ہیں یعنے یہہ کہ میری طرف رجوع لاؤ اور نجات پاؤ اے زمین کے کناروں کے سارے رہنیوالو کہ میں خدا ہوں اور میرے سوا کوئی نہیں۔ میں نے اپنی حیات کی قسم کھائی ہے کلام صدق میرے منہہ سے نکلا ہے اور نہ پھریگا کہ ہر ایک گھٹنا میرے آگے جھکیگا اور ہر ایک زبان میری قسم کھائیگی کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا ہے کہ یسعیاہ نبی کی کتاب میں یہوواہ رب الافواج متکلم ہے۔ چنانچہ پولوس رسول کا ان باتوں کو مسیح کی طرف منسوب کرنا اسبات پر کافی طور سے دلالت کرتا ہے کہ وہ عیسیٰ کو اعلیٰ وابدی خدا جانتا تھا یعنے وہی خدا جو اپنے تئیں اِس عبارت میں آسمان اور زمین کا خالق ظاہر کرتا ہے + باقی آئیندہ

میاں بہرام خان کے خط کا جواب

ہفتہ گذشتہ میں ایک خط جو میاں بہرام خان سارجنٹ پولیس لودیانہ کا ہم نے شایع کر کے وعدہ کیا تھا کہ ہفتہ آئیندہ میں اُسکا جواب درج اخبار کیا جائیگا سو حسب وعدہ جواب درج کیا جاتا ہے۔ ناظرین منصف مزاج سے التماس ہے کہ براہ مہربانی تعصب کو دور کر کے ملاحظہ فرماویں کہ جو دعویٰ ہمارا ہے یعنے کہ محمد صاحب لکھنا پڑھنا جانتے تھے درست ہے یا نہیں اور یہہ دعویٰ صرف ہمارا ہی نہیں ہے بلکہ صاف صاف قرآن میں لکھا ہے سو اُس تحریر کے بموجب ہم کہتے ہیں کہ محمد صاحب کو لکھنا پڑھنا آتا تھا اور جو کوئی یہہ کہے کہ وہ لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے سو وہ ہمکو نہیں جھٹلاتا بلکہ آیات قرآنی سے انکار کرتا ہے کیونکہ آئینہ قرآن میں جو کچھ ہمنے لکھا ہے وہ قرآن کی آیات کے حوالہ میں اُسمیں کم و بیش ہمنے کچھ نہیں کیا ہے۔ میاں بہرام خان کا بڑا اِسبات پر ہے کہ وہ لکھنا نہیں جانتے تھے اب ہم اُن حوالوں کو جو آئینہ قرآن میں درج ہیں علیحدہ کر کے دیگر آیات پیش کرتے ہیں جنسے محمد صاحب کا لکھنا پڑھنا ظاہر ہوتا ہے اگر اب بھی انکو اسمیں شک کا مقام ہے تو ہم اور کچھ نہیں کر سکتے جو کچھ جواب میں لکھا جائیگا وہ کتب اہل اسلام و احادیث و مفسرین کے قول کے بموجب درج کیا جائیگا کیونکہ یہہ بحث اسلامی ہے ہمنے مناسب جانا کہ معتبرین اہل اسلام کے اقوال کے بموجب جواب دیا جاوے۔ اور وہ جواب یہہ ہے کہ

اقرا باسم ربک الذی خلق۔ خلق الانسان من علق اقرا و ربک الاکرم الذی علم بالقلم یعنے پڑھ اپنے ربکے نام سے جسنے بنایا۔ بنایا آدمی لہو کی پھٹکی سے۔ پڑھ اور تیرا رب بڑا کریم ہے۔ جسنے علم سکھایا قلم سے۔ سورہ علق سیپارہ ۳۰۔ قل لوشاء الله ما تلوته علیکم ولا ادریٰکم به۔ فقد لبثت فیکم عمرا من قبله۔ افلا تعقلون۔ یعنے تو کہہ اگر اللہ چاہتا تو میں نہ پڑھتا تمہارے پاس اور نہ تمکو خبر کرتا اُسکی کیونکہ میں رہ چکا ہوں تم میں ایک عمر اِس سے پہلے کیا پھر تم نہیں بوجھتے +

بیضاوی اور تفسیر حسینی اِس آیت پر کہتے ہیں کہ محمد نے اپنی عمر کے چالیسویں برس تک پڑھنے لکھنے علم حاصل کرنے پر اپنا دل ہرگز نہ لگایا اور نہ عالموں کی صحبت میں بیٹھا نہ تصانیف یا سخن پردازی میں محنت کی۔ اور دعویٰ کرتے ہیں کہ یہہ ایک دلیل قوی ہے کہ محمد نے قرآن کی آیتیں الہامی کی وحی سے پائیں۔ اِسکے جواب میں ایک عالم فرماتے ہیں کہ یقین سے باہر ہے کہ محمد اپنے چالیسویں سال تک ان پڑھا لکھا رہا۔ کیونکہ وہ قریش کے خاندان شریف میں پیدا اور بالا ہوا اور اُن کے درمیان علمیت اور فصاحت اور شعر خوانی جو موجود تھی وہ اُن سے البتہ واقف ہوا۔ اُسنے علی بن ابو طالب کے ساتھ تربیت پائی اور علی صاحب علم تھا اور قرآن کے چند سیپاروں کی نقل لی اور بعد اُسکے وہ اُس مجلس میں تھا جسنے قرآن کی سورہ اور آیتوں کو انتظام دیا۔ اور ابو طالب نے تربیت و تعلیم میں محمد اور علی کے درمیان فرق نہ کیا اور پھر وہ ابو طالب کے ساتھ تجارت کے سفر میں گیا اور بعد اُسکے خدیجہ کی سوداگری میں مختار کار تھا۔ ان دونوں کاموں میں لکھنے پڑھنے کی طاقت ضرور تھی اور خدیجہ اُنکی جورو مکہ کے شریفوں میں شریف تھی۔ یہانتک کہ محمدی علما نے اُسے سیادت العرب یعنے عرب کی ملکہ کا خطاب دیا۔ اور خدیجہ آپ پڑھی لکھی ہوئی تھی۔ توریت اور انجیل اُسکے ہاتھ میں تھی اور وہ اُنکے مضمون سے



کچھ واقف تھی۔ اور ورقہ بن نوفل اُسکا رشتہ دار اُس کے گھر میں پڑھا لکھا حاضر رہتا تھا اور عیسوں کی رفاقت میں جگر ممکن نہیں کہ وہ اُمی اور ان پڑھا رہے اگر خدیجہ اُسمیں ادراک عالی اور عقل اور تیز فہمی کے آثار نہ دیکھتی تو اُسے نوکر کی وجہ سے اپنا شوہر اور صاحب کس طرح سے کر لیتی یہہ عالی اور عاقل لوگوں کا دستور نہیں کہ اپنے اُمی اور ان پڑھے شتربانوں کو اپنے اوپر خاوند کر لیں۔ پھر یہہ صحیح نہیں کہ اُسنے عالموں کی رفاقت نہ کی۔ مشہور ہے کہ اُسنے بحیرا ایک عالم عیسوی زاہد کی بار بار رفاقت کی اور ورقہ بن نوفل نے توریت کا ترجمہ عربی زبان میں کیا اور وہ محمد کا یار ہمدم ہوا۔ اور علی بن ابو طالب اور عبید بن ربیعہ اور سعید بن سباط اور ساتھ اُنکے چند اور اُسکے دوست تھے جو کہ علمیت اور شعر خوانی میں مشہور ہوئے۔ محمد آپ شاعری کا بہت مشتاق ہوا اور بہت سے شاعروں کو اپنی صحبت کا ہمنشین کیا۔ عایشہ نے کہا کہ اُس نے اُنہیں فرمایا کہ اپنی نظموں میں قریش کو سرزنش دے۔ اور حسن بن ثابت کو جو اُسکا ایک مددگار ممتاز تھا فرمایا کہ کافروں پر اپنی نظموں میں سخت ملامت کر کیونکہ حضرت جبرائیل یقیناً تمہارے ساتھ ہے۔ پھر کچھ عجب نہ تھا کہ محمد قران کے لکھنے کے قابل ہو۔ کیونکہ توریت کا ترجمہ عربی اور سوریانی زبانوں میں موجود تھا اور اُسکے گھر میں اور اُسنے عیسوی زاہد اور عالموں کی بہت رفاقت کی۔ اور اُسکا دستور تھا کہ اپنے خطوط اور امور کی عبارت فرماوے۔ مثلاً اپنا خط شہنشاہ روم کو اور خسرو پرویز ایران کے شاہ کو اُسی نے عبارت بتلائی جسطرح کہ قران کی آیتیں فرماتے تھے۔ اپنے کاتبوں کو اور اُسکا دستور بھی تھا کہ قران کی عبارت کو کبھی بدلے کبھی درست کرے۔ کبھی اپنے کاتب کا انشا اُسمیں ملا لیوے مثلاً سورہ انعام کی ۹۳ آیتیں مذکور ہیں۔ اور جسطرح کوئی مصنف اپنی انشا کو تبدیل کرے محمد نے قران کی عبارت اور مطلب کو بدلا اور درست کی۔ مثلاً جب ایک دور دراز لڑائی کے وقت اُسکے اصحاب نے اجازت مانگی کہ اپنے تئیں خوجہ کریں اُسنے منع کیا پر اجازت دی کہ جس شہر میں پہونچیں اُسکی عورتوں کو چند روز کی شرط پر نکاح میں لیویں۔ یہہ چند روزہ نکاح کو متعہ کہتے تھے۔ بعد اُسکے اُسنے اُس متعہ کو موقوف کر دیا اُسے حرام ٹھہرایا۔ اُسنے اپنے ہی اقتدار پر ٹھہرایا کہ عایشہ کے لئے جائز تھا کہ نجاست میں ہو کر حج میں جائے اور حج کے سارے حقوق بجا لاوے سواے کعبہ کے طواف کے۔ پھر ایک بار فرمایا کہ جو کوئی کسی جانور کو تصدق کرے تو اُسکے گوشت میں سے کچھ تین دن سے زیادہ اپنے گھر میں نہ رکھے۔ مسلم اس روایت کے باب میں گواہ ہے کہ دوسرے سال اصحابوں نے پوچھا کہ کیا ضرور ہے کہ اُس سال کے حکم پر چلیں۔ اُسنے اُس حکم کو موقوف کیا اور فرمایا کہ اُس سال لوگوں میں تنگدستی ہوئی میں نے چاہا کہ اُنکی پرورش کروں۔ اب وہ قحط سالی گذری اور اُس سال کا حکم منسوخ ہوا۔ قران ہی سے معلوم ہوتا ہے کہ محمد اکثر اوقات شعر کہتا تھا اور انس کہتا ہے کہ جنگ احزاب میں جب وہ ایک خندق کھودتے تھے اُنہوں نے یہہ ایک سطر کہی۔ هل انت الا اصبع دمیت یعنے کہ کیا تو مگر بہانے والا ہے خون کا ہے۔ محمد نے۔ فی البدیہہ یہہ جواب دیا۔ وفی سبیل اللہ ما لقیت۔ یعنے کہ اور خدا کی راہ میں کیا نہیں ملاقات میری۔ ایسی باتوں سے واضح ہے کہ وہ قافیہ و ردیف میں کاروان تھا۔ پھر سورہ علق میں صاف لکھا ہے کہ محمد کو یہہ حکم ہوا کہ پڑھ اپنے رب کے نام سے جسنے بنایا آدمی لہو کے پھٹکی سے۔ پڑھ اور تیرا رب بڑا کریم ہے۔ جسنے علم سکھایا قلم سے۔ اس سے صاف ثابت ہے کہ اُسکو طاقت تھی قلم سے لکھنے کی اور لکھے ہوئے کے پڑھنے کی بھی۔ پھر حدیثوں سے ثابت ہے کہ عایشہ کہتی تھی کہ جب محمد مرنے پر تھا اُسنے چلا کر کہا کہ آؤ میں تمہارے واسطے ایسا نوشتہ لکھونگا کہ جس سے پھر تم ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔ عمر نے کہا کہ یقیناً حضرت دُکھ سے مغلوب ہوئے اور قران جو کلام اللہ ہے تمہارے پاس ہے وہ تمہارے لئے کفایت کرے۔ تب حاضرین میں اختلاف پڑا اور بعضوں نے کہا کہ قلم دوات پاس لاؤ تاکہ تمہارے واسطے لکھے +

کیا یہہ تمام حوالے اور احادیث و آیات قرانی کو جو ہمنے پیش کئے کوئی مسلمان دیکھ کر یہہ کہہ سکتا ہے کہ محمد صاحب کو لکھنا اور پڑھنا نہیں آتا تھا۔ جو کوئی علم رکھتا ہے اور قران پر ایمان بھی رکھتا ہے تو اُسکو محمد صاحب کی تحریر کے بموجب کہنا پڑیگا کہ ضرور محمد صاحب کو لکھنا بھی آتا تھا اور پڑھتے بھی تھے +

مراسلات

حق کا متلاشی حق کو پاتا ہے

مائی ڈیر اڈیٹر صاحب سلامت۔ آج اخبار کوہ نور مورخہ ۲۳ نومبر گذشتہ صفحہ ۵۹۳ اندرون کے نظر پڑا تو معلوم ہوا کہ ایک صاحب س۔ الف۔ ملتانی نے در بارہ انجیل شریف و توریت کے کچھ کفر بکا ہے جسپر اڈیٹر صاحب کوہ نور نے بھی س۔ الف۔ صاحب ملتانی کے منہہ پر خوب دھپڑ مارے اور نیز اڈیٹر صاحب موصوف ہی نے انکو ایک شافی جواب بذریعہ اپنے اخبار کے دیا ہے یعنے یہہ کہ انجیل و توریت کو کلام اللہ میں [illegible] اڈیٹر صاحب

کو وہ فوراً آپکی بے تعصبی کا کیا کہنا اور آپکی راستگوئی کا کیا بیان کرنا۔ آڈیٹروں کو ایسا ہی ہونا لازم ہو اور جب اور مناسب ہو اگر طالب حق کہوں تو آپ ہی ہیں۔ اگر خوشامد پرستی سے بری ہیں تو آپ ہی ہیں۔ اگر ایماندار کہوں تو آپ ہی ہیں۔ اگر کلام حق کا معتقد کہوں تو کچھ جھوٹھ نہیں۔ کیونکہ جیسا آپ منہہ دیکھتے ہیں ویسی ہی چپیڑ لگاتے ہیں۔ اتنی ہی چپیڑ س۔ الف۔ صاحب ملتانی کے لئے کافی ٹھہر گئی۔ لیکن اُمید نہیں کہ اتنی ہی پر س۔ الف۔ صاحب ملتان صبر کریں۔ کیونکہ پنجابی میں ایک مثل مشہور ہی۔ کہ دو دیاں وسر گیاں یاروں کی دور بلائیں۔ ای پیارے س۔ الف۔ صاحب ملتانی ٹٹی کی آڑ کے اندر ہی اندر کیوں غرغراتے ہو۔ اور بل میں کیوں دُم چھپاتے ذرہ سن مکھ ہو کر تقریر و تحریر کرو تو مزا بھی حاصل ہو اور یہہ بھی آپکو معلوم ہو جاوے کہ آیا انجیل فی الحقیقت خدا کا کلام ہی یا نہیں۔ ای پیارے س۔ الف۔ صاحب ملتانی میں آپکو اپنا ایک بھائی جانکر آپکی منت کرتا ہوں کہ تعصب اور ہٹھ دھرمی کو دور کر کے خدا کے کلام یعنے توریت و انجیل کو بغور پڑھو۔ لیکن میری اس غرض کو ضرور مد نظر رکھو کہ جو میں عرض کرتا ہوں یعنے یہہ کہ پہلے خداوند سے یہہ دعا مانگو کہ ای خداوند جو گنہگار کی موت نہیں بلکہ یہہ چاہتا ہی کہ گنہگار رجوع لاوے اور جیسے میں تیری منت کرتا ہوں کہ میں جو حق کا متلاشی ہوں مجھ پر حق ظاہر فرما تاکہ میں ہلاک نہوں۔ تو ای پیارے س۔ الف۔ صاحب ملتانی وہ ضرور آپ پر جو حق ہی ظاہر کر دیویگا کیونکہ اسکا یہہ وعدہ ہی کہ مانگو تو تمہیں دیا جائیگا ڈھونڈھو تو تم پاؤگے کھٹکھٹاؤ تو تمہارے لئے کھولا جائیگا چونکہ وہ صادق القول ہی وہ ضرور اپنے وعدہ کو پورا کریگا بشرطیکہ آپ ایمان سے مانگیں۔ ای خداوند میں تیری منت کرتا ہوں کہ تو میرے بھائی س۔ الف۔ صاحب ملتانی پر کرم کی نظر فرما اور اپنے چہرے کا نور اُسپر چمکا کہ وہ تجھ پر ایمان لاوے اور زندگی پاوے آمین۔ ثم۔ آمین + راقم ایک چھوٹا مولا عیسائی از ملتان

اتنی موجب رضائے خدا است
کس ندیدم کہ گم شد از راہ راست

آج اخبار عام مورخہ ۳ دسمبر ۱۸۹۱ء جلد اجو میری نظر پڑا تو اس سے بہت ہی افسوس آیا۔ کہ ہائے افسوس اس زمانہ نے بھی پلٹا کھانا تھا کہ لوگوں نے سیدھے کو اُلٹا سمجھ جانا تھا۔ کیا کروں جب نہیں رہا جاتا ہی اور منہہ آئی بات نہیں رہتی ہی اسلئے یعنے مناسب جانا کہ کچھ لکھ ہی دوں۔ جناب آڈیٹر صاحب اخبار عام آپکو واضح ہو کہ مضمون اخبار نور افشاں کے سے یہہ ثابت نہیں ہوتا ہی کہ جو آپ سمجھے بیٹھے ہیں۔ اُنکے مضمون سے تو یہہ پایا جاتا ہی کہ زمانہ سابق میں گائے بیل کی برہمن و آریہ لوگ قربانی کیا کرتے تھے بلکہ اُنکے گوشت کو بھی کھایا کرتے تھے بلکہ آڈیٹر صاحب نور افشاں نے آپکو شاستروں کی نظیریں بھی دیں ہیں اور یہہ بھی ظاہر کیا ہی کہ وہ لیک نے بموجب حکم شاستر کے سٹ ایشی کی مہمانی کے لئے فربہ بچھڑا ذبح کیا تھا اور یوں اس پاک رسم پر عملدر آمد کیا کرتے تھے جسکا بیان بائبل میں ہوتا ہی اور جسکا مطلب انجیل میں ظاہر ہی۔ کہ بن خون بہائے گناہ کی معافی ناممکن ہی یعنے وہ رسم قربانی جو ہمارے خداوند یسوع مسیح کی قربانی کا مقرر نشان تھا کہ اسی حقیقی قربانی سے گنہگاروں کے لئے ایک پورا اور کامل جگ ہوا جو دنیا کے لئے کفارہ ٹھہرا۔ جناب من اس سے وہ مطلب نہیں نکلتا ہی کہ جو آپ نکالتے ہیں یعنے یہہ کہ جو اپنا خون بہائے یا دوسرے کا خون بہائے تو اُسکے گناہ معاف ہونگے بلکہ اس سے تو یہہ مطلب پیدا ہوتا ہی کہ جو قربانیاں زمانیکے ابتدا سے لیکر مسیح کے آنے تک ہوتی رہیں وے سب اُس حقیقی و اصلی قربانی کا صرف ایک نشان تھیں اب آپکو معلوم ہو کہ خدا نے اس رسم کو اسلئے مقرر کیا تھا کہ جب تک وہ حقیقی قربانی نہولے کرتے رہو اب آپ یقین جانیں کہ اُسی حقیقی قربانی پر ایمان لانے سے انسان کے گناہ معاف ہو سکتے ہیں کیونکہ زمانہ سابق کی قربانیوں سے یہہ بھی ثابت ہوتا ہی کہ وہ ہی برہ قربانی دیا جاتا تھا کہ جو بے عیب ہوتا تھا اب آپ ذرہ غور کو کام میں لاویں کہ دنیا میں کون آدمی ہی جو بے عیب ہی کہ جو اپنے آپکو یا کسی اور انسان کو کفارہ میں دیکر گناہوں کی معافی حاصل کر سکتا ہی کیونکہ کل انسان بذاتہٖ گنہگار ہیں اب ای پیارے آڈیٹر صاحب اخبار عام آپکو معلوم ہو کہ صرف یسوع مسیح ہی بے عیب تھا اسی لئے خدا نے اُسکو اس پاک کام کے لئے دنیا میں بھیجا کہ وہ کفارہ ٹھہرے اور نیز بخوشی تمام اُسنے ہم پر رحم کر کے اپنے آپکو کفارہ میں دیدیا تاکہ جو کوئی اُسپر ایمان لاوے ہلاک نہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے اقرنتیوں کے ۱ باب کی ۲۱ آیت کو دیکھ لو پھر یسعیاہ کا ۵۳ باب ۵ ویں کو دیکھ لو پھر لوقا ۲۴ باب ۲۶ آیت سے ۴۶ تک۔ پھر اعمال ۲۶ باب ۲۳ آیت پھر ا پطرس ۱ باب ۱۱ آیت۔ پھر ۲ پطرس ۲ باب ۲۴ آیت۔ پھر رومیوں کا ۵ باب ۸ و ۹ آیت میں یہہ لکھا ہی کہ خدا نے اپنی محبت ہم پر یوں ظاہر کی کہ جب ہم گنہگار ٹھہرے تھے مسیح ہمارے واسطے موا وغیرہ وغیرہ اب بباعث طوالت مضمون و عدم فرصتی کے اس مضمون کو یہاں ہی پر ختم کر کے عرض پرداز ہوں کہ آپ ضرور نور افشاں کے مضمون کو ذرہ انصاف

دغیرہ سے پھر ملاحظہ فرماویں تو آپ ضرور حق کو پہونچینگے فقط زیادہ سلام +

راقم
ایم - سی - ڈی - بائیبل ٹیچر ملتان

لودیانہ

موسم عمدہ ہے - سردی زیادہ ہوتی جاتی ہے مگر بارش کی ضرورت ہے جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کے اجلاس سے حکم جاری ہوا ہے کہ جلسہ بتقریب اختیار خطاب جشن قیصر ہند ملکہ معظمہ دام ظلہا ۲۳ جنوری ۱۸۸۲ء کو منعقد ہوگا - جلسہ مذکور کی بابت احکام جاری ہوگئے ہیں - اور بڑا اُو سرکاری میں تمام دن جلسہ رہیگا اور طالب علمان مدارس کو جو سررشتہ تعلیم ضلع انبالہ سے انعام آیا ہے وہ حضار جلسہ کے روبرو تقسیم کیا جائیگا اور شام کیوقت متصل تحصیل پریڈ میں روشنی ہوگی اور آتشبازی چھوڑی جائیگی - حسب دستور سابقہ گھوڑ دوڑ و فن سپاہگری وغیرہ بھی ہوگا اور سبقت لیجانیوالے انعام پائینگے +

جلسہ موصوف کی بابت جو پروانجات چھپوائے گئے ہیں اُنمیں سے ایک پروانہ کو ہمنے بھی ملاحظہ فرمایا - جسکا مضمون اور ربط عبارت عیاں کرتا ہے کہ یہہ عبارت مذکورہ مہاراجہ رنجیت سنگھ صاحب کے وقت کی گھڑی ہوئی ہے - اس عبارت پر ہمنے سال گذشتہ و پیوستہ میں بھی نکتہ چینی کی تھی مگر چونکہ اہلکاران عملہ پرانی لکیر پر چلنے والے ہیں اصلاح کو پسند نہیں کرتے اور اپنے لکھے کو میٹ سکتے ہیں اسلئے پھر بھی وہی عبارت قائم رہی +

خیر عبارت تو تھی مگر کاغذ بھی ماشاء اللہ عجیب قسم کا لگایا گیا ہے اور چھپائی کے تو کیا کہنے ہیں غرضیکہ پروانجات کے ہرسہ عنصر یعنی عبارت - کاغذ چھپائی اپنے اپنے موقع پر خوب ہی عمدہ ہیں - چھپائی کاغذ سے کہتی ہے کہ کیا تو مجھ سے اچھا ہے عبارت چھپائی سے بیان کرتی ہے کہ میرا اور تیرا انصاف دربار کے روز ہوگا - کاغذ کا بیان ہے کہ اے عبارت اور اے چھپائی تم میرے سامنے کچھ لاف زنی کر سکتی ہو چلو دور ہو جاؤ +

تازہ خبر ہرات

ہرات سے خبر ملی ہے کہ ایوبخان کے اول بار قندھار سے بھاگ آنے پر کئی مسلمان وہاں سے آئے اور کہنے لگے کہ وہ پشاور کے باشندے ہیں اور سرکاری فوج سے بھاگ آئے ہیں ایوبخان نے اُنکو نہایت مہربانی سے قبول فرمایا اور اُنکے اخراجات آدا کئے - بعد ازاں اُنمیں سے ایکنے ایک قندھاری سپاہی سے دنگہ کیا اور اُنکو مار ڈالا +

ایوبخان نے جب یہہ سُنا تو قاتل کو سزائے قتل دی باقی اشخاص ہمراہ ایوبخان جب وہ دوسری دفعہ قندھار کو گیا گئے تھے - نیز افواہ ہے کہ تھوڑا عرصہ ہوا کہ ایک آدمی جو انگریز معلوم ہوتا تھا ہرات میں آزدرہ کے راستے سے پہنچا - اُسنے کہا کہ میں کابلی ہوں مگر جب اُس سے سوال کئے گئے تو ثابت ہوا وہ کابل اور اُسکے باشندوں سے بالکل ناواقف ہے ایوبخان نے اُسکو ماخوذ کر لیا مگر چند دنوں کے بعد جب کوئی جرم اُسکے برخلاف نہ ثابت ہوا تو اُسکو آزاد کر دیا - اور وہ ہرات سے فوراً نکل آیا - پھر معلوم نہیں وہ کہاں گیا +

رسید زر

جناب منشی موہن لال صاحب از کلو -	ے
جناب پادری جے ایل ٹھاکر داس صاحب از گوجرانوالہ -	[illegible]
جناب بابو کارام صاحب از جبکب آباد -	[illegible]
جناب مولوی عبد اللہ صاحب بن حبیب اللہ تونسی از بورسد -	ے
جناب بالک رام صاحب از لودیانہ -	۴
جناب لالہ شیدیال صاحب معرفت جناب مسٹر عبد اللہ صاحب ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کرنال -	[illegible]
جناب سید فضل الرحمان صاحب رئیس از پٹنہ -	ے
جناب بابو ہیرا لال صاحب از کلکتہ -	ے
جناب محمد حسن صاحب از نارمل اسکول لاہور -	ے
جناب منشی دو دھا دال صاحب ببر از پالم پور -	[illegible]
جناب منشی رادھا رام صاحب از اُدیپور -	[illegible]
جناب پادری ایم گولڈ سمتھ صاحب از مدراس -	[illegible]
جناب جے بو شیل صاحب از امرتسر -	[illegible]
جناب مسٹر سی - پی پیٹر صاحب از سانبھر -	[illegible]
جناب پادری عبد العلی صاحب از باندہ -	ے
جناب رت رام صاحب از کیلانگ -	[illegible]
جناب منشی عنایت اللہ صاحب سناد از کلکتہ -	ے
جناب خدا سنگھ صاحب زمیندار ضلع فتح گڈہ -	ے
جناب مرزا محمد اسمعیل خان صاحب از لودیانہ	[illegible]
جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع لودیانہ بابت مدارس ضلع لودیانہ -	[illegible]

میزان [illegible]

بھجن بطرز غزل

من تصنیف مسٹر جیمس عبر مل تخلص گل از مقام رڑکی

پہلے ہی ہو تُمہیں میں ٹھاناکہ نس دن ہر کا گن گانا -
نانوں گا بنوں کو اور نہ ہونگا اُنپہ دیوانا -

جہاں جگ ہو ہر ایک جگہیں جا بجا دیکھو۔
اسی جگ دیش کے درشن کو دکھائی دیجے جا
نجات ہر ایک خوبیوں نے جگت داتا کرسٹ کو اپنا۔
گنہیں ہر جانو یہہ تنیجے انہیں بیکنٹھ کو پانا۔
وہ ہی بیکنٹھ کا دوارہ وہی جیون کی ہے دھارا۔
نجنے اسے چت دھار پڑے گا اسکو پچھتانا
پھر دیا پونے ہو پاپی جگت میں جتنے نر ناری۔
نکٹ پہونچا ہے او دیکھو پربھو یسوع کا پھر آنا۔
جب آہو نچے گا پاس بدون تن سے جان پھینکو
کوئی آویگا او سدم کام بس اپنا نہ بنگانا۔
میں ہوں بشواس لایا کل مسیحا کت داتا پر۔
نہ دوارہ چھوڑ کر اسکا کبھو ہرگز کہیں جانا۔

بھجن

من تصنیف مسس عمریل از روڑکی
سارنگ میں

سکھی دھن دھن بھاگ تمہارے
آئے دیکھو جگت یسوع پیارے
نس باسر میں من ہی من میں۔ کرتی تھی سوچ بچارے
کون اوپائے کروں موری سجنی جو پربھو ہوت ہمارے
سکھی دھن دھن بھاگ تمہارے
بھاگ تمہارے بو مرے جگ میں بسرے سنگت ہمارے
آپ ہی اوتار لیو ہاں الیشر پوشر دو لارے
سکھی دھن دھن بھاگ تمہارے
نت رکت ات بیاکل ہی یاد ہتی تھی میں من مارے
سو گت سے دیکھ وشا یہہ تمامی آموری دھرج دہارے
سکھی دھن دھن بھاگ تمہارے
بالجھ کی نا کر سکت ہوں دن ہنس کھیل گذارے
پریم سہت پربھو آپ دیا کر سب موری کاج سنوارے
سکھی دھن دھن بھاگ تمہارے
بھجن کر ہے ہت چت سوں عاید خانت او شدھ سانچیہ سکارے
الکھ اگوچر انتر جامی میں تمہرے رکھوارے
سکھی دھن دھن بھاگ تمہارے
آئے دیکھو جگت یسوع پیارے

پریسبیٹیرین کانفرنس

بتاریخ ۲۸ و ۲۹ ماہ دسمبر لاہور میں منعقد ہوگی
کانفرنس بروز بدھوار بتاریخ ۲۸ ماہ دسمبر
پریسبیٹیرین گرجا گھر میں صبح کے دس بجے منعقد ہوگی کانفرنس
کا سب کاروبار زبان ہندوستانی میں کیا جاویگا +
ہر ایک مضمون کے پڑھنے کے بعد اسی پر مباحثہ
کیا جاویگا +

فہرست مضامین

روز اول۔ بدھوار

اول اجلاس۔ ۱۰ بجے سے ایک بجے تک +
(۱) عیسائیوں میں ذات کی تمیز۔ مسٹر تھنڈول
دوپہر کے بعد اجلاس۔ ۲ بجے سے پانچ بجے تک۔
(۲) دیسی کلیسیا کو اپنی پرورش خود کرنے کی تجاویز۔ مسٹر جی ایل یسوس۔ وجی ایل ٹھاکر داس +

روز دوم جمعرات

اجلاس صبح۔ دس بجے سے ایک بجے تک۔
(۳) ہندوستانی کلیسیا۔ اسکی ترکیب و خود مختاری۔ پادری کے سی چٹرجی و مسٹر آرسی داس +
(۴) عیسائیوں میں حقیقی و سرگرم و لائق نمونہ دینداری کی بہت زیادہ کیجاوے۔ مسٹر جے بیشن و پادری سوہن لعل +
دوپہر کے بعد اجلاس۔ ۲ بجے سے ۵ بجے تک +
(۵) غیر اقوام میں کلام کی منادی۔ مباحثہ اور شہادت کسقدر ضروری ہیں۔ پادری گارڈن صاحب مباحثہ کو شروع کرینگے +
(۶) کانفرنس کی کارروائی۔ کے ایم بوس۔ اے گارڈن جے۔ ایس تھیوسن۔ سی بی نیوٹن۔ پی سی اوپل۔ جے ڈبلیو ٹیگیسن۔ ممبران کمیٹی +

خرید لو۔ خرید لو۔ خرید لو۔

آئینہ قرآن

آئینہ قرآن چھپکر تیار ہو گیا ہے اور بلکہ جن جن صاحبان نے قیمت پیشگی ادا کر دی تھی ۵ ۲ اکتوبر کو اُن کی خدمت میں ارسال بھی کیا اب اطلاع دیجاتی ہے کہ جن جن صاحبان نے درخواستیں روانہ کی تھیں قیمت بھیجکر کتاب مذکور طلب فرماویں یہہ کتاب بلا محصول قیمت نہیں بھیجی جاتی ہے قیمت فی جلد ۱۲؍ ہے +

دستور العمل نور افشاں

یہہ اخبار صداقت آثار جمعرات کے روز چھپکر روانہ ہوتا ہے قیمت یہہ ہے سالانہ بلا محصول ؏ سعہ محصول ۲ ۱ پرچہ کے واسطے سعہ محصول للعہ۔ ۳ پرچہ کے واسطے سعہ محصول ؎۔ ۴ پرچہ کیواسطے سعہ محصول ؏۔ ۵ پرچہ کیواسطے سعہ محصول ؎۔ ۶ پرچہ کیواسطے سعہ محصول ؏۔ ۱۲ پرچہ کیواسطے سعہ محصول ؏ قیمت بذریعہ منی آرڈر جو ہر ایک ڈاکخانہ میں بنتا ہے بھیجی جاتی ہے +

امریکن مشن پریس لودیانہ ... کے اہتمام سے چھپا